

مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، مجھے پوچھنا تھا کہ اگر عورت اپنے رمضان کے روزوں کی قضا رکھ رہی ہو اور شوہر صحبت کر لے تو اس کا شرعی کیا حکم ہے؟ ایک قاری صاحب نے بتایا کہ کفارہ ہے، دو مہینے کے روزے یا 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا، اگر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے تو کیا ہم مزدوروں یا جو بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں، ان کو کھلا سکتے ہیں، کھانا اگر پارسل میں ہو تو اس کا کوئی حرج تو نہیں مجھے بس اتنا ہی پوچھنا تھا کہ ہر بات کلیئر ہو، جزاک اللہ الخیر



بیتنا فیروز پور لاہور

الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ ماہ رمضان میں روزہ رکھ کر توڑنے کے نتیجے میں قضا کے ساتھ کفارہ ماہ رمضان کی حرمت کی وجہ سے لازم ہوتا ہے اور کفارے کا لزوم خلاف قیاس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ باقی مہینوں میں، خواہ نقلی روزہ ہو یا رمضان کا قضاء، روزہ رکھنے کے بعد توڑنے کے نتیجے میں صرف قضا لازم ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ لہذا صورتِ مسئلہ میں مذکورہ خاتون پر توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ صرف ایک روزے کی قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ البتہ آئندہ جب بھی روزہ رکھنا ہو شوہر کو پہلے سے مطلع کر دیا کرے اور شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنی اہلیہ کے قضا روزوں کی ادائیگی میں اس کا ساتھ دے۔

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۴/۲۰۴):

”لو أفسد غیر صوم رمضان أداءً لاختصاصها بهتك رمضان۔“

(قولہ: لو أفسد) أي ولو باكل أو جماع (قولہ: غیر صوم رمضان) صفة لموصوف محذوف دل علیہ المقام أي صوما غیر صوم رمضان فلا يشمل ما لو أفسد صلاة أو حجا وعبارة الكنز صوم غیر رمضان وهي أولى أفاده ح (قولہ: أداء) حال من صوم وقيد به لإفادة نفي الكفارة بإفساد قضاء رمضان لا لنفي القضاء أيضا بإفساده (قولہ: لاختصاصها) أي الكفارة وهو علة للتقيد بالغيرية وبالاداء (وقولہ: بهتك رمضان): أي بخرق حرمة شهر رمضان فلا تجب بإفساد قضاؤه أو إفساد صوم غيره؛ لأن الإفطار في رمضان أبلغ في الجنابة فلا يلحق به غيره لورودها فيه على خلاف القياس۔“ والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۰ جمادی الاول / ۱۴۴۵ھ

2023/12/05ء

الجواب صحیح

۲۰/۱۲/۲۰۲۳

۲۰/۱۲/۲۰۲۳

